قواعد وضوابط

Prospectus

Prospectus

دارالعلوم قادریہ صابریہ برکات رضا

پیران کلیر شریف روڑکی ہریدوار (اتراکھنڈ) ہند پن نمبر ۲۴۷۶۶۷

ARABI COMPUTER
965-786-7676

DARUL ULOOM QADRIA SABRIA BARKAT-E-RAZA
Piran Kaliyar Sharif Roorkee, Distt. Haridwar (U.K.) India
Phone No. 01332-212034, Mob.91 9897078604
E-mail: darululoomqadriasabriabarkateraza786@gmail.com, Web site: www.darulkaliyar.org

كلية الشريعة

اسلامک لائبریری

كلية التحفيظ

کنٹرولنگ آفس

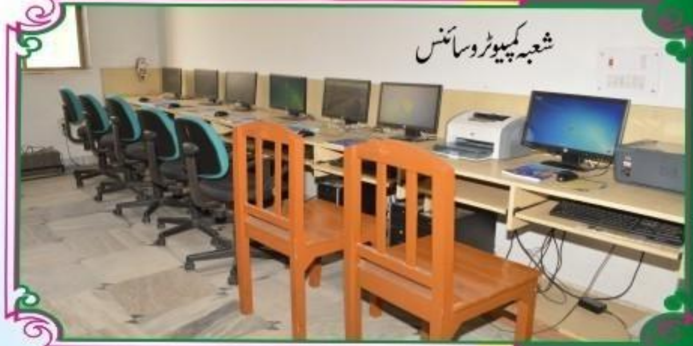
شعبہ کمپیوٹر وسائنس

میٹنگ ہال

قواعد وضوابط

Prospectus

بفیض: مہبط انوار جلالی، مظہر تجلیات ربانی، اسرار ولایت حیدری سلطان الاولیاء
سیدنا مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کلیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

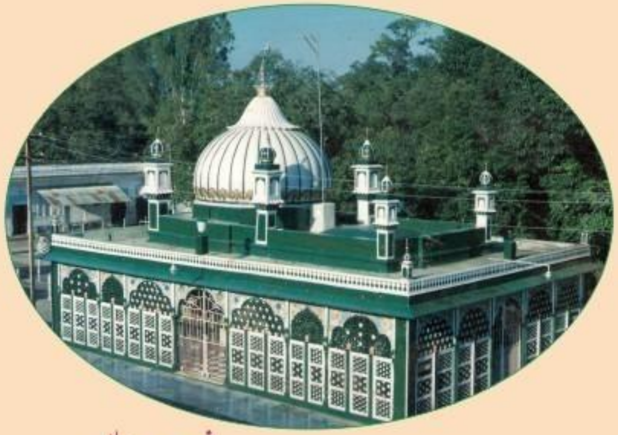

بانی وسربراہِ اعلیٰ:
خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ ومولانا غلام نبی نوری قادری

زیر اہتمام

دار العلوم قادریہ صابریہ برکات رضا

پیران کلیر شریف روڑکی ہریدوار (اتراکھنڈ) ہند پن نمبر ۲۴۷۶۶۷

Citizen Educational &
Welfare Charity Trust

اپیل: دار العلوم مستقبل کے عزائم کو مدنظر رکھتے ہوئے قوم کے دردمند اور اہل خیر حضرات سے گزارش کرتا ہے کہ آپ اپنے تعاون سے دار العلوم کے امور خیر میں حصہ لینے کے لئے شریک ہوں۔ آپ اپنا تعاون مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کر سکتے ہیں:

تعاون سے متعلق جملہ امور کے لئے

ایس، بی، آئی بینک: آئی ایف ایس سی کوڈ : ایس بی آئی این ۰۰۱۱۵۷۱
اکاؤنٹ نیم : دار العلوم قادریہ صابریہ برکات رضا
اکاؤنٹ نمبر : ۳۰۴۴۹۷۷۷۳۰۳

ایس، بی، آئی بینک: آئی ایف ایس سی کوڈ : ایس بی آئی این ۰۰۱۱۵۷۱
اکاؤنٹ نیم : سٹیزن ایجوکیشنل اینڈ ویلفر چیریٹی ٹرسٹ
اکاؤنٹ نمبر : ۳۰۴۴۹۷۷۸۰۹۰

موبائل نمبر: ۹۸۹۷۰۷۸۶۰۴-۹۱+ فون نمبر: ۲۱۲۰۷۴ کوڈ نمبر: ۰۱۳۳۲

تعلیم سے متعلق جملہ امور کے لئے

پرنسپل دار العلوم قادریہ صابریہ برکات رضا پیران کلیر شریف روڑکی ضلع ہریدوار اتراکھنڈ (ہند) پن نمبر: ۲۴۷۶۶۷
موبائل نمبر: ۸۴۳۹۴۸۸۹۱۷ ۹۸۹۷۸۶۳۶۲۳ ۸۹۷۹۳۲۳۸۲۰ ۹۸۹۷۰۷۸۶۰۴-۹۱+

For Admission:

Principal Darul Uloom Qadria Sabria Barkat-e-Raza
PH. 8439488917, 9897078604, 8979323820 9897863623

For Donation:

State Bank of India Piran Kaliyar Branch No. 0011571
IFSC Code: SBIN0011571
A/c Name: Darul Uloom Qadria Sabria Barkat-e-Raza
A/c No. : 30449777303

State Bank of India Piran Kaliyar Branch No. 0011571
IFSC Code: SBIN0011571
A/c Name: Citizen Educational and Welfaer Chirty Trust
A/c No. : 30449778090

Darul Uloom Qadria Sabria Barkat-e-Raza

Piran Kaliyar Sharif Roorkee, Distt. Haridwar (U.K.) India
Phone No. 01332-212034, Mobile : 91 9897078604
E-mail: darululoomqadriasabriabarkateraza786@gmail.com, Web site: www.darulkaliyar.org

Printed By : Arabi Computer Saharanpur 955-786-7676

نمبرشمار	منزلیں	صفحہ
۱	ترانہ دارالعلوم	۳
۲	ابتدائیہ	۴
۳	تعارف	۶
۴	دارالعلوم کی رقبہ وآراضی	۸
۵	شعبہ جات	۱۲
۶	شرائط وضوابط برائے طلبہ	۱۴
۷	معمولات	۱۵
۸	طلبہ کی ثقافتی سرگرمیاں	۱۸
۹	امتحان بورڈ کی تفصیل	۱۹
۱۰	اسناد	۲۰
۱۱	اعزازات وانعامات	۲۱
۱۲	نظام تعلیم	۲۲
۱۳	یونیفارم	۲۳
۱۴	دارالعلوم قادریہ صابریہ برکات رضا بفیض مخدوم علاؤالدین علی احمد ٹرسٹ	۲۴
۱۵	مستقبل کے عزائم	۲۴
۱۶	حیات صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ	۲۵
۱۷	کلیر شریف کی مشہور زیارت گاہیں	۲۹
۱۸	تاریخ وخدمات	۳۲
۱۹	تعطیلات	۳۵
۲۰	رابطہ زر	۳۶

ترانہ دارالعلوم قادریہ صابریہ برکات رضا

☆☆☆--قصيدة البردة--☆☆☆

﴿للشيخ شرف الدين محمد بن سعيد البوصيري رحمه الله تعالىٰ المتوفىٰ ٦٩٤ھ﴾

الحمد لله منشى الخلق من عدم — ثم الصلوٰة علىٰ المختار فى القدم
مولاى صل وسلم دائما ابدا — علىٰ حبيبك خير الخلق كلهم
امن تذكر جيران بذى سلم — مزجت دمعا جرىٰ من مقلة بدم
ام هبت الريح من تلقاء كاظمة — واومض البرق فى الظلماء من اضم
فما لعينيك ان قلت اكففا همتا — وما لقلبك ان قلت استفق يهم
لولا الهوى لم ترق دمعا علىٰ طلل — ولا ارقت لذكر البان والعلم
محضتنى النصح لكن لست اسمعه — ان المحب عن العذال فى صمم
استغفر الله من قول بلا عمل — لقد نسبت به نسلا لذى عقم
محمد سيد الكونين والثقلين — والفريقين من عرب ومن عجم
هو الحبيب الذى ترجىٰ شفاعته — لكل هول من الاهوال مقتحم
يا اكرم الخلق مالى من الوذ به — سواك عند حلول الحادث العمم
دعا الىٰ الله فالمستمسكون به — مستمسكون بحبل غير منفصم
وكلهم من رسول الله ملتمس — غرفا من البحر او رشفا من الديم
فمبلغ العلم فيه انه بشر — وانه خير خلق الله كلهم
ثم الرضا عن ابى بكر وعن عمر — وعن على وعن عثمان ذى الكرم
سعد سعيد زبير طلحة و ابى — عبيدة و ابن عوف عاشر الكرم
ياربّ بالمصطفىٰ بلغ مقاصدنا — واغفرلنا ما مضىٰ يا واسع الكرم

ابتدائیہ

لیس الجمال باثواب تزیننا　　ان الجمال جمال العلم والادب

لیس الیتیم قد مات والدہ　　ان الیتیم یتیم العلم والحسب

العلم نور، نور علیٰ نور علم یقیناً نور ہے فکر وروح، ایمان وعمل کی غذا یہی نور ہے۔ یہی نور کرۂ ارض میں پھیلا تو پھیلتا چلا گیا، ظلمتیں کافور ہوگئیں، یہی نور جب دل میں گھر کر جاتا ہے تو چہار دانگ عالم جگمگا اٹھتے ہیں اور دنیا کے ذرہ ذرہ سے ''ھو الحق'' کی صدا بلند ہونے لگتی ہے۔ یہ نور بڑا ہی عظیم ہے اس کا مقصد عظیم، اس کا قصد بھی عظیم لیکن اس کی راہ بہت ہی پرخطر ''لکل شئ آفة وللعلم آفات'' ﴿ لاغوینهم اجمعین الاعبادك منهم المخلصین ﴾ اسی لئے ان دشوار گزار گھاٹیوں کو طے کرنے کے لئے ہمارے اسلاف نے لطف وکرم، شفقت ومحبت سے لبریز گہوارۂ مادر سے بڑھکر گہوارہ مدارس اسلامیہ کو فرمایا کہ یہی مدارس قوم کی رہنمائی اور ان کے بچوں کی عمدہ پرورش وزیبائی کے لئے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ مدارس دراصل مذرعات آخرت ہیں۔ ان مبارک کھیتیوں سے بیل بوٹے چننے اور ''العلماء ورثۃ الانبیاء'' کا تاج زریں اپنے سر پر رکھنے والے ہی دارین کے حقیقی سعادت مند کہلاتے ہیں۔ مدارس کی خوشبو سے افکار ونظریات معطر ہوتے ہیں شعور وآگہی کی ہریالی میں گل ولالہ کھلتے ہیں اور نازنین وناز بردار بنتے ہیں۔ زہے نصیب! وہ طلاب جوان مدارس کے زیور بنتے ہیں، زہے عزت! وہ اساتذۂ کرام جو ان کی ترصیع وتزئین کاری کرتے ہیں مگر قسمت ہے نازاں ان معاونین وانصار پر جو ابر رحمت کے سنہرے پانی سے مدارس اسلامیہ کی آرائش وزیبائش کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت ان سب کے تصدق مجھ حقیر فقیر قادری صابری کی دیرینہ کوششوں کو بھی قبول فرمائے جس نے اپنی بے مائیگی وبے بضاعتی کے باوجود محض اللہ جل وعلا اور اس کے رسول برحق ﷺ کی عنایتوں اور تاج المشائخ، سلطان الاولیاء، مظہر تجلیات ربانی، مہبط فیض یزدانی، سیدنا مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رضی اللہ عنہ کے جود ونوال کے بھروسے ایک ایسے عظیم ادارہ کے قیام کا عزم مصمم کرلیا جو کہ اپنی مثال آپ ہو۔

غالباً ۱۹۹۷ء کی بات ہے جب میں مخدوم کائنات حضرت سیدنا صابر پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ اقدس میں بغرض زیارت تمنائے جاروب کشی لیکر وارفتۂ شوق حاضر ہوا تھا جہاں پر ہر گھڑی قادری، چشتی، صابری فیض کا دریا موجزن رہتا ہے۔ قطب عالم سیدنا بابا فرید گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حق فرمایا تھا: کہ میرے صابر کے آستانہ سے ۷۵۰ رسال کے بعد فیض کا دریا بہے گا ''گفتہ او گفتہ اللہ بود''۔

الحمد للہ علیٰ ذالک بیشک آپ ہی کے دریائے فیض کا ایک سیل رواں ''دار العلوم قادریہ صابریہ برکات رضا'' بھی ہے جس کا قیام ان برگزیدہ اسلاف کے طریق وروش کی متابعت میں اسلامی افکار ونظریات، نبوی وراثت، قرآنی اثاثہ کی حفاظت وصیانت کے لئے ۲۰۰۰ء میں باضابطہ طور پر عمل میں آیا۔ اس سے قبل اطراف کلیر میں اہل سنت کی زبوں حالی بھی اظہر تھی، اسی وجہ سے ایک ایسے معیاری ادارہ کی ضرورت تھی جس کے ذریعہ لوگوں کو ان کے ایمان وعقائد کی حفاظت کے ساتھ ساتھ مسائل دینیہ وضروریہ سے بھی آراستہ کیا جاسکے اور حضرت صابر پاک کی بارگاہ پرانوار سے اکتساب فیض کا ایک اہم ذریعہ بنے۔ انہیں مقاصد کے تکمیل کی آرزو کے ساتھ ادارہ ہذا کا وجود عمل میں آیا۔ اس کار عظیم میں قوم کے بہت سے مخلص و دردمندوں نے حصہ لیا بالخصوص میرے دلی دوست محبّ گرامی عالی جناب الحاج نعیم رضوی مرحوم ﴿جن کی رحلت نے مجھے مضطر وافسردہ کردیا اللہ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ آمین﴾ اور برادر محترم سہیل رضوی اور ادارہ ہذا کے جملہ ٹرسٹیان جن کی بے لوث قربانی وتعاون نے میری فکر کو مہمیز دیا اور میرے ارادہ کو مضبوط ومستحکم بنایا۔

الحمد للہ! آج صابر پاک کے فیض وکرم سے دار العلوم ہذا بہت ہی قلیل مدت میں اپنی علمی، تربیتی، تہذیبی، ثقافتی، اور تعمیری امور کے ذریعہ پورے ہندوستان میں امتیازی مقام حاصل کرچکا ہے۔ میں بے حد ممنون ومشکور ہوں اور اپنے دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں اپنے معاونین حضرات کا خاص کر ادارہ ہذا کے جملہ ٹرسٹیان وذمہ داران حضرات اور زیر اثر رہنے والے ان عزیزوں کا جنہوں نے ہر پل ہر قدم تکمیل عزائم ومقاصد میں میرا ساتھ دیا اور مشکل کی گھڑیوں میں میرے دست وبازو بنکر رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا وآخرت میں سرسبز وشاداب رکھے اور اجر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

عطائے قادری غلام نبی نوری

سربراہ اعلیٰ: دار العلوم قادریہ صابریہ برکات رضا

پیران کلیر شریف روڑکی اترا کھنڈ

تعارف نامہ

الحمد للّٰہ الملك الاعلیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ محمد من قال "طلب العلم فریضة علیٰ کل مسلم ومسلمة" وعلیٰ آله واصحابه من نال بتوسله الدرجات الاعلیٰ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

سنت الٰہیہ رہی ہے کہ جب بھی کسی قوم نے مذہب اسلام کے چہرہ کو مسخ کرنے اور قانون خداوندی میں انحراف وتحریف کرنے کی کوشش کی ہے تو اس باغی اور بد باطل قوم کی سرکوبی کے لئے اللہ عزوجل نے اپنے محبوب بندوں کو بھیجا تاکہ وہ ان میں اعتقادی، اقتصادی، اجتماعی، ملی، سماجی، دینی، مذہبی، اصلاحی، ذہنی، فکری مسائل کو حل کر کے اختلاف وانتشار وافتراق کی ذلت سے بچا کر دین حنیف کا پیروکار بنائیں جیسا کہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ باری تعالیٰ نے کبھی بھی اپنے بندوں کی آہ وبکا، نالہ وفغاں کو فروگزاشت نہیں فرمایا بلکہ خرمن دل سے اٹھتے ہوئے خلش زدہ بیقرار و بے چین شراروں کو اپنے دامن رحمت میں چھپا کر اتحاد واتفاق، مؤدت ومحبت، اخوت و بھائی چارگی کا پیکر بنا کر رہتی دنیا تک کے لئے مثال بنا دیا۔ انہیں تواریخ میں سے ایک تاریخ ''دارالعلوم قادریہ صابریہ برکات رضا'' کی ہے۔ جس وقت کہ کلیر اور اس کے اطراف کا ماحول بد سے بدتر ہوتا جا رہا تھا، عشق رسول وحقائق اولیاء ومشائخ کو غلط طریقہ پر پیش کیا جا رہا تھا اور صوفیاء کی تعلیمات کو یکسر فراموش کیا جا رہا تھا، بدبخت و بدعقیدہ، وہابیہ، دیابنہ نے اپنے مکر وفریب کے جال کو ہر چہار جانب پھیلانا شروع کر رکھا تھا، سیدھے سادھے، بھولے بھالے، سادہ لوح مسلمانوں کی گردنوں کو اپنی نجاست آشام پنجوں سے دبوچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور بڑا ہی پرفریب و پرفتن ماحول بنتا جا رہا تھا ایسے وقت میں سلطان الاولیاء، خاتم الارواح، سید السادات، سلطان الاوتاد، حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ ناز ایک ایسے جواں مرد، دنداں شکن، مضبوط العضلات، مجاہد راہ خدا، متبع سنت مصطفیٰ، صوفی باصفا حضرت علامہ ومولانا صوفی غلام نبی صاحب قبلہ نوری مدظلہ العالی پر پڑی، جنہوں نے پوری جد وجہد کے ساتھ اپنی تمام محنتوں کو بروئے کار لا کر شبانہ روز کی محنت شاقہ کے

بعد بتاریخ ۵؍مارچ ۲۰۰۰ء بروز اتوار مطابق ۲۹؍ذی القعدہ ۱۴۲۰ھ قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی اختر رضا خان قادری برکاتی ازہری بریلوی دام ظلہ العالی جانشین مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے مقدس ہاتھوں سے باشارۂ سلطان الاولیاء، خاتم الارواح، قطب الاقطاب سیدنا شیخ علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری علیہ الرحمۃ والرضوان دارالعلوم ہذا کی سنگ بنیاد رکھی گئی۔ واللہ ایسی سنگلاخ زمین پر اہل السنّت والجماعت کا قلعہ تعمیر کرنا رائی کو پہاڑ بنانے کے مترادف تھا بلاشبہ یہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ اور ان کے محبوب بندوں کی عنایت و خاص فضل وکرم ہی تھا جس کی بنیاد پر حضرت علامہ ومولانا صوفی غلام نبی صاحب قبلہ دام ظلہ العالی نے احقاق حق وابطال باطل کرتے ہوئے حواشی دیابنہ پر اپنی مہر ثبت کر کے مسلک حق کا ایک عظیم الشان ادارہ یعنی ''دارالعلوم قادریہ صابریہ برکات رضا'' کی بنیاد رکھی کقول القائل: ع رحمت حق بہانہ می جوید

آج یہ دارالعلوم قادریہ صابریہ برکات رضا علم وآگہی کا منارۂ نور، مرکز علم وفن اور مرجع طالبان علوم نبویہ بنا ہوا ہے جس سے ہر خاص وعام اپنی پیاس بجھا کر دوسروں کو بھی سیرابی بخش رہی ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ دارالعلوم ہذا کو ترقی کے اعلیٰ مقام پر فائز فرمائے اور اس کے مبلغین اور داعیان کو مسلک حقہ یعنی مسلک اعلیٰ حضرت پر ثبات قدمی عطا فرمائے اور دارالعلوم کے ہر درخت کی ہر شاخ پر ہر کلی ہر شگوفہ اور تمام کونپلوں کو علم کی وراثت، صداقت، دیانت، امانت، حفاظت ولیاقت کا پیکر بنائے نیز اس کے اعوان وانصار اور مخلصین ومحبین کی حفاظت وصیانت فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ اجمعین

از قلم: مولانا محمد شمیم رضا سعدی برکاتی
شیخ الادب دارالعلوم ہذا

دار العلوم قادریہ صابریہ برکات رضا

دارالعلوم موجودہ وقت میں ۱۷ بیگھہ یعنی ایک لاکھ چوبیس ہزار سات سو اسی اسکوائیر فٹ پر مشتمل ہے جس میں ایک چار منزلہ عمارت ﴿ کلاس بلڈنگ ﴾ بنام ''صابری منزل'' ہے جس میں ۲۰×۲۰ کے اکیس کلاس روم، ۳۰×۸۰ کا ایک پروگرام ہال، ۲۰×۲۰ کا منیجمنٹ آفس، ۲۰×۲۰ کا میٹنگ ہال اور ۴۰×۴۰ کی لائبریری ہے۔

قادری منزل

یہ طلبہ کے رہنے کے لئے تین منزلہ پرشکوہ عمارت ہے جس میں بچوں کے رہنے کے لئے ۱۱×۲۰ کے چالیس کمرے ہیں۔ ہر فلور پر تمام تر متقاضی سہولیات موجود ہیں اور ایک کنٹرولنگ آفس ہے۔ اور طلباء کے خارجی مطالعہ کے لئے ۲۰×۳۰ کی ایک دیدہ زیب لائبریری ہے۔

فریدی منزل

یہ بلڈنگ ہاسٹل سے متصل تین منزلہ خوبصورت عمارت ڈائننگ ہال کی ہے جس کے پہلے دو فلور پر وسیع وعریض ڈائننگ ہال ہیں اور تیسرے فلور پر ۱۰×۱۰ کے ۶ ر کمرے شعبہ تخصص کے طلبہ کے لئے بنائے گئے ہیں جس کے اگلے اور پچھلے جانب وسیع وعریض صحن رکھا گیا ہے جس کی صاف ستھری کھلی فضا بچوں کے ذہنی واخلاقی تربیت میں مؤثر ہے۔

چشتی منزل

یہ تین منزلہ عمارت اسٹاف بلڈنگ کی ہے جس کے دوفلور پر دارالعلوم کے اساتذہ وخدام کے لئے عمدہ دو بیڈروم، ایک کچن اوراٹیچ باتھروم کے ساتھ ۱۸ رکوارٹرس ہیں۔ اوراس کی تیسری منزل پر ۵۰×۱۲۰ کاایک خوبصورت ''صوفیاء ہال'' ہے جس میں ذکرواذکار اورتزکیہ وتصفیہ کی مبارک محفلیں مثلاً محفل غوثیہ، محفل قطبیہ اور حلقہ ذکر وغیرہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اسی بلڈنگ کی پہلی اور دوسری منزل پر ۲۰×۲۰ کے چار مہمان خانے اور ایک کچن مع ڈائننگ ہال ہے جہاں دارالعلوم کے مہمانوں کی ضیافت کامعقول اہتمام رہتا ہے۔

نوٹ: دارالعلوم کی انتظامیہ کمیٹی نے جہاں بچوں کی علمی تشنگی سے سیرابی کے لئے ہمیشہ باصلاحیت اورمعیاری اساتذۂ کرام کومقدم رکھا ہے وہیں پر بچوں کی جسمانی اورذہنی نشاط وتربیت کامکمل خیال رکھا ہے جس کا بشکل ''جم خانہ، ملعب (Playground)، حوض اوردوخوبصورت گارڈن کابھی ماتھے کی آنکھوں سے مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

شعبہ جات

كلية الشريعة

دارالعلوم کے شعبہ،کلیۃ الشریعۃ میں از درجہ اعدادیہ تا ثامنہ مکمل ۹ رسال کا کورس ہے جس میں مختلف علوم وفنون کی کتابیں شامل درس ہیں جنکا بڑی ہی جانفشانی کے ساتھ طالبان علوم نبویہ کو مشاق بنایا جاتا ہے۔اور ۱۳ ربیع الاول شریف بموقع عرس صابر پاک رضی اللہ عنہ فارغ التحصیل طلبہ کو ''العلماء ورثۃ الانبیاء'' کے تاج زریں سے نوازا جاتا ہے۔جس میں یہ فنون شامل درس ہیں: تفسیر، اصول تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، علم الکلام، علم المنطق، علم الحکمت، علم المعانی، علم البیان، علم البدیع، علم العروض، علم اللغۃ العربیہ، نحو، صرف، بلاغت، مشق وقرأت وغیرہ۔

كلية التحفيظ

دارالعلوم کے شعبہ ''کلیۃ التحفیظ'' میں ایڈمیشن لینے والے طلبہ کو قرآن مجید کا مکمل حفظ مع تجوید کرایا جاتا ہے جس میں زیادہ سے زیادہ ۳ رسال درکار ہوتے ہیں ان ایام میں طالب علم کو تحفیظ قرآن کے ساتھ ساتھ مشق واجراء قرأت کے ذریعہ فن قرأت سے بھی بہرور کیا جاتا ہے۔

كلية التجويد

دارالعلوم کے اس شعبہ میں طلباء کو فن تجوید سے آراستہ وپیراستہ کیا جاتا ہے اور ترتیل، تدویر اور حدر کے طور پر مشق قرآن بھی کرایا جاتا ہے۔ نیز اس کلیۃ التجوید میں قرأت سبعہ وقرأت عشراء کی مکمل تعلیم دی جاتی ہے جس سے طالب علم فن قرأت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوجاتا ہے۔

كلية التحفيظ فى الحديث

دارالعلوم کے اس شعبہ میں ہر جماعت کے طلباء کو مختلف العناوین احادیث ازبر کرائی جاتی ہیں جس میں از ثالثہ تا خامسہ ۲۰۰ ر احادیث اور از سادسہ تا ثامنہ ۳۰۰ ر احادیث مع راوی شامل درس ہیں جو کہ فارغ التحصیل طلبہ کیلئے ایک عظیم سرمایہ ہے۔

كلية التحفيظ فى القرآن

دارالعلوم کے اس شعبہ میں حفظ حدیث کے طریقہ پر حفظ قرآن بھی شامل ہے جس میں از ثالثہ تا خامسہ ایک سال میں دو پارہ مکمل اور از سادسہ تا ثامنہ ڈھائی پارہ، قرآن عظیم کا مکمل دور لازم وضروری ہے اس کے برخلاف کرنا اسناد ودستار بندی میں رکاوٹ کا باعث بن سکتا ہے۔

كلية الصرف التطبيقي

﴿**خصوصی صرف کورس**﴾ دارالعلوم کے شعبہ ''کلیۃ الصرف التطبیقی'' میں فن صرف جو کہ عربی زبان کا ایک اہم رکن ہے اس میں اول تا آخر تمام گردان کی مشق مع قواعد کو ضبط تحریر وتقریر لایا جاتا ہے یعنی صحیح، مہموز، معتل، مضاعف وغیرہ کی مکمل گردان کرائی جاتی ہے تاکہ زبان زد ہوجائے جو مشقت کا حامل ہے اور اس میں مدد واستعانت کے لئے کیرالا کے فارغین کا انتظام وانصرام کیا گیا ہے اور یہ دارالعلوم کے بہترین اقدامات میں سے ایک ہے۔

دیگر سرگرمیاں

شعبہ کمپیوٹرو سائنس: اس شعبہ میں جماعت رابعہ سے اوپر کے بھی طلبہ کے مزاج کے مطابق کمپیوٹر سائنس کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے اور اس میں اہم کورسیز کی تعلیم سے طلباء کو روشناس کرایا جاتا ہے نیز ذرائع ابلاغ کی مشاقی کا بھی مکمل انتظام ہے۔

شعبہ علوم عصریہ: اس شعبہ میں عصری تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے طلبہ کو انگریزی، ہندی، سائنس، حساب کے علاوہ جنرل نالج، جغرافیہ، فلکیات اور سماجیات کی تعلیم دی جاتی ہے نیز عربی اور انگلش اسپیکنگ کورس کا بھی بہترین انتظام ہے۔

شعبہ تالیف و تصنیف: اس شعبہ میں ذی شعور طلبہ کو تصنیف وتالیف کی تربیت دی جاتی ہے اور مقتدر اور باصلاحیت علمائے کرام کی سرپرستی میں عصری تقاضوں کے مطابق دور حاضر کے سلگتے ہوئے مسائل اور مختلف موضوعات پر مضامین و مقالات اور ایمان واسلام کو سوارنے والے اصلاحی جداریہ اور کتابچہ لکھے اور لکھوائے جاتے ہیں۔

شعبہ تبلیغ واصلاح: قوم وملت میں پھیلی ہوئی بے راہ روی، کج فہمی، بدعملی، بداعتقادی، دینی، سماجی، مذہبی، ثقافتی غفلت کو دور کرنے کے لئے دارالعلوم ہذا کا یہ شعبہ کلیر شریف، اس کے مضافات اور ملک کے مختلف شہروں میں اسلامی مبلغین اور داعیان دین کے وفد روانہ کرتا ہے تاکہ امت مسلمہ دین حنیف کی محبوب وپسندیدہ روش پر گامزن رہتے ہوئے بدعملی وبد اعتقادگی اور لادینیت ونیچریت کے اثرات بد سے اپنے آپ کو محفوظ ومامون رکھ سکے۔

شعبہ مضمون نگاری: اس شعبہ میں جماعت ثالثہ سے لیکر ثامنہ تک کے جملہ طلبہ دینی مضامین کی مشق ومداومت کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔آج جبکہ مذہب اسلام کے خلاف ادیان باطلہ اور گمراہ فرقوں کے افراد نے دلخراش تحریروں سے پوری امت مسلمہ کو لہولہان کرنے میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی ہے۔دشمنان دین کی تحریریں آئے دن مذہب اسلام پر حملہ آور رہتی ہیں تو ضرورت تھی ایک ایسے شعبہ کی جوان نقاب پوشوں کی نقاب کشائی کرے اور ان کی ناپاک اور گستاخ تحریروں کا منہ توڑ جواب دے۔

الحمدللہ دارالعلوم ہذا کا یہ شعبہ بحسن وخوبی اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہے نیز ہر ماہ دارالعلوم کے طلباء بنام ''ابنائے دارالعلوم'' مختلف عناوین زیر قلم لاتے ہیں۔اور وقت کو مطمح نظر رکھتے ہوئے جداریہ کی شکل میں علمی وعملی ذخیرہ پیش کر کے اپنی زندہ دلی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

شرائط وضوابط برائے طلباء

دارالعلوم قادریہ صابریہ برکات رضا پیران کلیر شریف، روڑکی ضلع ہریدوار (اتراکھنڈ)

(۱) اس دارالعلوم میں داخلہ کے لئے ضروری ہوگا کہ طلباء اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جملہ معتقدات، افکار ونظریات جوان کی کتب سے روشن ہیں بعد واقفیت متفق ومتبع ہونا ناگزیر ہے۔

(۲) بعد داخلہ دارالعلوم میں جس درجہ تک تعلیم دی جارہی ہے اس درجہ تک پڑھ کر ہی کسی دوسرے دارالعلوم میں جاسکتا ہے۔ ہرایک طالب علم پر لازم ہوگا کہ وہ کسی طرح کی گروہ بندی علاقائی، غیر علاقائی، مشربی، قومی تعصب وتنگ نظری سے ہٹ کر ہی تعلیم حاصل کرے۔

(۳) اساتذہ، بانیان، علمائے ذوی الاحترام، مہمانان کی عزت واحترام میں اپنی عمدہ واعلیٰ خصائل کا مظاہرہ کرے گا اور بہر صورت ادارہ سے ہمدردانہ وفاداری کا ثبوت دے گا۔ ادارہ کے کسی بھی اجتماعی کام میں (جو بغرض تادیب، جفاکشی اور حوصلہ بخشی کے لئے ہوگا) حصہ لے گا۔

(۴) جملہ عادات واطوار، گفت وشنید، چال چلن، آمدورفت، خورونوش غرض کہ جملہ امور زندگی وبندگی اور وضع قطع سنت نبوی کے مطابق ہوں گے۔ ہمہ وقت تعلیم سے ہی لگاؤ رہیگا۔ ادارہ سے باہر بے اجازت جانا جرم مانا جائے گا۔ ادارہ کے کسی ملازم یا اساتذہ سے کسی طرح کی زبان درازی بدتمیزی یا ادارہ سے متعلق کوئی شکوہ یا گلہ، وقت مقررہ پر مدرسہ نہ پہونچنا نیز غیر قانونی آلات کا رکھنا، طلباء کے مابین فتنہ وفساد، سنیما بینی اور دیگر قبیح حرکات وعمل باعث اخراج ہوگا۔

(۵) مسلسل دوسال فیل ہونے کی صورت میں اخراج ہوسکتا ہے۔ ایک ماہ سے زائد غیر حاضر رہنے کی صورت میں بھی اخراج ہوسکتا ہے۔

(۶) نمازگاہ، لائبریری، درسگاہ، درگاہ شریف اور اہل فضل وکمال کے حضور ہر طرح کا پاس ولحاظ رکھنا نہایت ہی لازم وضروری ہے۔ موبائل، کیمرا ریڈیو، ٹیپ رکارڈر اور دیگر لہو ولعب کی چیزیں رکھنا منع ہے۔ غیر شرعی کتابوں کے مطالعہ کی اجازت نہ ہوگی۔ اوقات صلاۃ وسلام، درس، لائبریری خوردونوش، سونے جاگنے کی پابندی بلحاظ اوقات مقررہ لازم ہوگی۔ اپنے کمرے میں کسی بھی مہمان کو ٹھہرانا منع ہے۔ البتہ قریبی رشتہ دار کو باجازت رخصت دی جاسکتی ہے۔ جبکہ خالصا اسی سے ملاقاتی ہو ورنہ نہیں۔ دارالعلوم کی کسی چیز کو نقصان پہنچانے کی صورت میں اس کا تدارک اس نقصان کو بھرنے ہی کی صورت میں ہوگا۔

(۷) دارالعلوم میں داخلہ کے بعد کسی قانون شکنی کے پاداش میں اخراج کئے جانے کی صورت میں اس کو یا اس کے ذمہ دار کو کوئی شکوہ، دباؤ یا اور کوئی صورت اپنانے کی اجازت نہ ہوگی۔

(۸) دارالعلوم میں پڑھنے کے دوران کسی حادثہ بیماری یا گھر، مدرسہ آنے جانے کی صورت میں کوئی حادثہ پیش آنے پر دارالعلوم اس کا ذمہ دار نہ ہوگا۔ بچہ بھاگ گیا، مرگیا یا کسی جرم میں پکڑا گیا تو دارالعلوم اس کا ذمہ دار نہ ہوگا۔ دارالعلوم صرف طعام وقیام کے ساتھ تعلیم وتربیت کا ذمہ دار ہے۔

(۹) دارالعلوم میں داخلہ لئے جانے کے بعد کوئی اضطراری صورت پیش آئے بغیر واپس جانے کی صورت میں تعزیراً حرجانہ جمع کرنا پڑسکتا ہے اور جمع شدہ داخلہ فیس کسی صورت میں واپس نہ ہوگی۔

منجانب

اراکین دارالعلوم قادریہ صابریہ برکات رضا کلیر شریف

معمولات

دارالعلوم قادریہ صابریہ برکات رضا وہ عظیم الشان اور منفرد ادارہ ہے جس کی مثال آپ کو دیگر مدارس میں نہیں مل سکتی ہے کیونکہ دارالعلوم کے اصول وضوابط اور معمولات کچھ ایسی مایہ ناز چیزوں پر مشتمل ہیں جن کے سبب یہ ادارہ دیگر اداروں کی بنسبت ایک خصوصی اور امتیازی شان رکھتا ہے، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

تحریری وتقریری مقابلہ: طلبہ کی تقریری وتحریری، تہذیبی وثقافتی سرگرمیاں اجاگر کرنے کے لئے دارالعلوم کی جانب سے ۹/۱۰ محرم الحرام کو تحریری وتقریری مقابلہ کا انعقاد کیا جاتا ہے جن میں طلبہ اپنے پسندیدہ موضوع کا انتخاب کرکے مقابلہ میں شریک ہوکر اپنی مضمر صلاحیتوں کا اظہار کرتے ہیں جن میں ہر عنوان کے تحت اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم کو سربراہ اعلیٰ صاحب کے ہاتھوں خصوصی انعام سے نوازا جاتا ہے۔

محفل امام عالی مقام: ۱۰ محرم الحرام بعد نماز ظہر سید الشہداء، امام عالی مقام، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے منسوب محفل کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں طلبہ اور اساتذہ سید الشہداء، امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہونے اور بارگاہ امام عالی مقام میں خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے حمد، نعت ومنقبت کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں اور یہ سلسلہ عصر کی نماز تک جاری رہتا ہے۔ پھر بعد نماز عصر سربراہ اعلیٰ صاحب کی دعا سے محفل اختتام پذیر ہوتی ہے۔

دارالعلوم کی سجاوٹ: ربیع الاول شریف کے پر بہار و پروقار موقع پر جب ربیع النور کا چاند سطح افق پر نمودار ہوتا ہے تو دارالعلوم کے جملہ اراکین، طلباء، اساتذہ کے اندر ایک عجیب سی خوشی کا سما بندھ جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت باسعادت کی خوشی میں پورے دارالعلوم کو مثل دلہن آراستہ وپیراستہ کیا جاتا ہے۔ بلاشبہ یہ عشاق مصطفیٰ ﷺ کا ہی حصہ ہے۔

جلوس محمدی ﷺ: ۱۲ ربیع الاول شریف کو دارالعلوم کی جانب سے ایک جلوس نکالا جاتا ہے جو جملہ اساتذۂ کرام وطلبائے عظام پر مشتمل ہوتا ہے۔ نہایت ادب واحترام اور امتیازی شان وشوکت کے ساتھ مختلف شاہراہوں سے ہوتا ہوا یہ جلوس درگاہ امام صاحب پہنچتا ہے جہاں درگاہ امام صاحب کے خادمان حضرات جلوس محمدی کا پرجوش استقبال کرتے ہیں پھر وہاں سے روانہ ہوتے ہوئے بارگاہ حضرت ابدال شاہ رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوتا ہے جہاں پر درگاہ کے ذمہ داران حضرات جلوس کا پرتپاک استقبال کرتے ہیں بعدہ مخدوم پاک سیدنا علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے۔ اور وہاں جناب صوفی نثار احمد صاحب اپنی خانقاہ "نشان بدرالہند" میں خیر مقدم کرتے ہیں پھر وہاں سے اپنی منزل یعنی دارالعلوم کی جانب روانہ ہوتا ہے۔ دارالعلوم پہنچ کر حضور سربراہ اعلیٰ صاحب کی سوز وگداز میں ڈوبی ہوئی دعا پر یہ جلوس اختتام پذیر ہوتا ہے اور شرکاء جلوس ومہمانان مین تبرکات وشیرینی تقسیم کی جاتی ہے۔

لنگر صابری الحمد للہ العظیم ماہ ربیع النور کی ۱۱/۱۲/۱۳ تواریخ کو دار العلوم ہٰذا میں لنگر صابری کا بحسب حیثیت انتظام وانصرام ہوتا ہے جس میں کثیر تعداد میں لوگ شرکت کرکے اپنے آپ کو فیوض صابر پاک سے مالا مال کرتے ہیں۔

زیارت موئے مبارک ﷺ: اسی ربیع النور شریف کے حسین اور خوبصورت موقع پر لوگوں کے بیقرار دلوں کو قرار بخشنے والے آقا و مولی، فخر دو جہاں، رحمت کون ومکاں، چارۂ دردمنداں حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے موئے مبارک (بال شریف) کی زیارت کرائی جاتی ہے جس کی زیارت سے عاشقوں کے دل تڑپ اٹھتے ہیں اور ان کی محبت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے اور یہ سلسلہ مسلسل کئی دنوں تک جاری وساری رہتا ہے۔

عرس صابر پاک میں ایک عظیم الشان محفل کا انعقاد: درگاہ صابر پاک کے قریب واقع دار العلوم قادریہ صابریہ برکات رضا میں عرس صابر پاک کے موقع پر ۱۳/ربیع الاول شریف کو مخدوم صابر پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے منسوب ایک عظیم الشان محفل کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں طلباء واساتذۂ کرام، زائرین اور باہر سے آنے والے مہمان شرکت کرکے محفل کو کامیاب بناتے ہیں۔

دستار بندی کا پر بہار موسم: ۱۳/ربیع الاول شریف صابر پاک کے قل شریف سے پہلے دار العلوم ہٰذا کے "قادری نماز ہال" میں "جشن دستار بندی" کا انعقاد کیا جاتا ہے اور اس جلسہ میں ملک و بیرون ملک سے مہمان خصوصی ومقرر خصوصی نیز اہل السنت والجماعت کی دیگر ممتاز شخصیتوں کو مدعو کیا جاتا ہے اور ان علمائے کرام کے مقدس ہاتھوں سے درجۂ فضیلت، عالمیت، مولویت وحفظ وقرأت سے فارغ ہونے والے طلباء کے سروں کو "العلماء ورثة الانبياء" کا "تاج زریں" سجایا جاتا ہے۔ حاضرین اس دلکش اور روح پرور منظر کو دیکھ کر اپنے قلوب میں ایک عجیب سی خوشی محسوس کرتے ہیں۔

بارہویں شریف کے موقع پر انعامات کی تقسیم ربیع النور شریف کے پر بہار موقع پر طلباء کی دار العلوم سے محبت اور محنت ولگن کو دیکھ کر ان کی خوشیوں کو مزید دوبالا کرنے کے لئے، سربراہ اعلیٰ دار العلوم قادریہ صابریہ برکات رضا کی جانب سے جملہ طلبائے کرام کو مختلف تحفہ وتحائف اور انعامات سے بھی نوازا جاتا ہے۔

گیارہویں شریف: پیر پیراں، میر میراں، شیخ المشائخ، سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے منسوب "گیارہوں شریف" کی محفل کا اہتمام وانصرام جس قدر عمدہ نظم ونسق اور حسن ترتیب سے اس دار العلوم کے معمولات سے ہے۔ ایسا عظیم الشان، منفرد المثال کارنامہ ملک ہی نہیں بلکہ اگر بیرونی ممالک کے مدارس اسلامیہ کا جائزہ لیا جائے تو کہیں مشکل سے نظر آتا ہے۔ دار العلوم ہٰذا میں ہر ماہ کی ۱۱/تاریخ کو "گیارہویں شریف" کے نام سے موسوم ایک معظم ومنظم محفل کا اہتمام کیا جاتا ہے بالخصوص ۱۱/ربیع الغوث جس کے لئے تمام اساتذہ کی نگرانی میں اولاً پورے دار العلوم کی صفائی وستھرائی کا کام انجام دیا جاتا ہے جو "الطهارة نصف الايمان" کے پیش نظر طبیعت انسانی ونظافت جسمانی کا ایک اہم حصہ ہے۔ پھر نماز مغرب سے فارغ ہو کر کچھ دیر قرآن خوانی کے بعد حمد، نعت ومنقبت کی محفل سجائی جاتی ہے اور یہ سلسلہ عشاء کی نماز تک جاری رہتا ہے پھر نماز اور کھانے سے فراغت کے بعد دوبارہ محفل کا آغاز حمد، نعت ومنقبت سے کیا جاتا ہے جس میں خصوصی طور پر سربراہ اعلیٰ صاحب کا نصیحت آمیز خطاب ہوتا ہے۔

رات کا ایک پہر گزرنے کے بعد لوگوں کے زخمی دلوں کو راحت وسکون بخشنے کے لئے، انسانی قلوب کی زنگوں کو دور کرنے کے لئے "الا بذکر الله تطمئن القلوب" پر عمل کرنے کیلئے اور صوفیائے عظام کے نقش قدم پر چلنے کے لئے حلقۂ ذکر کی ایک روح پرور محفل آراستہ کی جاتی ہے جس میں جملہ حاضرین بزرگان دین بالخصوص شیخ المشائخ، سیدنا شیخ محی الدین، عبد القادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روحانی فیوض وبرکات کی نہر سے اپنے پیاسے دلوں کو سیراب کرتے ہیں پھر سربراہ اعلیٰ صاحب کی رقت آمیز دعا پر محفل کا اختتام ہوتا ہے۔

صابر پاک کی بارگاہ میں حاضری: طلبہ دار العلوم کے دلوں کو بزرگان دین، اولیائے کاملین سے قریب کرنے، ان کے روحانی فیوض وبرکات حاصل کرنے کے لئے ہر جمعرات بعد نماز ظہر طلباء کرام پر مشتمل ایک جلوس اساتذۂ کرام کی سرکردگی میں نہایت ہی نظم ونسق کے ساتھ بارگاہ صابر پاک میں حاضری دیتا ہے جس میں حاضرین پر جبہ اور عمامہ شریف زیب تن کرنا لازم وضروری ہے۔ وہاں کچھ دیر نعت ومنقبت کی محفل سجائی جاتی ہے بعد دعا یہ جلوس اپنی شان وشوکت کے ساتھ دار العلوم میں واپس آکر اختتام پذیر ہوتا ہے۔

ہفتہ واری ذکر واذکار کی محفل: ہر جمعرات بعد نماز عشاء "اسٹاف بلڈنگ میں واقع ہال" کے اندر ذکر واذکار اور حلقۂ ذکر کی ایک محفل بنام "محفل نوری" سجائی جاتی ہے جس میں بڑے ہی ذوق وشوق کے ساتھ طلبہ واساتذہ شریک محفل ہوتے ہیں۔ اور روحانی غذا حاصل کرتے ہیں نیز اس پر تقدس محفل میں محبان ومعاونین دار العلوم ہٰذا کو خصوصی دعاؤں کے ساتھ شریک کیا جاتا ہے اور جملہ طلبہ واساتذہ کے آمین کی صداؤں میں ان کے لئے خیر وبرکت کی دعائیں کی جاتی ہے۔

امام احمد رضا ہال یہ دار العلوم ہٰذا کی "سینٹرل بلڈنگ" کے سب سے نچلی منزل میں واقع ہے، جس میں دار العلوم کے مفاد، ترقی اور طلبہ کی فلاح وبہودگی سے متعلق امور کو بروئے کار لانے کے لئے اساتذۂ کرام حسب ضرورت میٹنگ کرتے رہتے ہیں اور اپنے مفید مشوروں سے نوازتے ہیں۔

ہیلتھ کیئر سینٹر صحت وتندرستی اللہ تبارک وتعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے دار العلوم نے اس سے بھی چشم پوشی نہ کی بلکہ طلبہ کی آسانی وسہولت کی خاطر ایک "ہیلتھ کیئر سینٹر" کو قائم کیا جو ورزشی ساز وسامان پر مشتمل ہے، شوق وذوق رکھنے والے طلبہ اس میں بعد نماز فجر اور بعد نماز عصر حاضر ہو کر صحت وتندرستی حاصل کرتے ہیں۔

قادری لائبریری یہ لائبریری سینٹرل بلڈنگ کے سب سے نچلی منزل میں واقع ہے جس میں درسی وغیر درسی دینی کتب ورسائل کا ایک عظیم الشان ذخیرہ موجود ہے اور بہت ہی نادر ونایاب کتابیں بھی پائی جاتی ہیں مزید کتابوں کی ذخیرہ اندوزی کا کام بہت تیزی سے جاری ہے۔ جس سے اساتذۂ کرام حسب ضرورت افادہ واستفادہ کرتے ہیں۔

طلبہ کی ثقافتی سرگرمیاں

بزم کا انعقاد

طلبہ کے اندران کی مضمراور پوشیدہ صلاحیتوں کونکھارنے اوران کے اندرتقریری وتحریری ذوق وشوق پیدا کرنے کے لئے ہر جمعرات بعد نماز مغرب ''بزم غوث الوری، بزم عطائے رسول، بزم عرفان صابر، بزم گلشن صابری، بزم برکات رضا، بزم رضائے مصطفی اور بزم رئیس القلم'' وغیرہ مختلف ناموں سے تقریباً ۸/بزموں کا انعقاد کیا جاتا ہے جس میں طلبہ شرکت کر کے فن تقریر وتحریر میں مہارت حاصل کرتے ہیں۔

مباحثہ ومحادثہ

طلباء میں علمی صلاحیت پیدا کرنے اور بحث ومباحثہ کی مشق کے لئے ہر جمعرات کوایک تقابلاتی مجلس منعقد کی جاتی ہے اور طلبہ کو چندگروپ میں تقسیم کردیا جاتا ہے۔ پہلا گروپ اعدادیہ تا ثانیہ، دوسرا گروپ ثالثہ تا خامسہ اور تیسرا گروپ سادسہ تا ثامنہ، ہر گروپ کے لئے علیحدہ علیحدہ عناوین منتخب کئے جاتے ہیں۔ ان عناوین کے تحت طلبہ تیاری کر کے ہر جمعرات کوایک مجلس منعقد کرتے ہیں اور بشکل مقابلہ ومسابقہ عربی تکلم اور مسائل پر بحث کر کے اپنی علمی صلاحیت ولیاقت میں خود اعتمادی پیدا کرتے ہیں۔

مسابقہ فی القرآن

''شعبہ تحفیظ القرآن'' کے طلبہ کے خوف وہراس، ہچکچاہٹ اور ڈر کوختم کرنے کے لئے ہر جمعرات صبح کو''قادری نماز ہال'' اور''صابری نماز ہال'' میں اساتذۂ کرام کی موجودگی میں شبینہ کی محفل منعقد کی جاتی ہے۔ جس کے لئے حفظ کی ۱۰/ درسگاہوں میں سے ہر درسگاہ کے ایک طالب علم کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ اوراس میں شرکاء اپنے منتخب پاروں کو مع التجوید اساتذۂ کرام اور دیگر طلبہ کی موجودگی میں سنا کر دادوتحسین حاصل کرتے ہیں۔

صابری لائبریری

یہ ہاسٹل کی دوسری منزل پرواقع ہے جو کتابوں کے عظیم ذخیرہ پر مشتمل طلبہ کی لائبریری ہے جوظہر کے بعد سے قبل مغرب اور بعد عشاء رات ۱۱/بجے تک طلبہ کے مطالعہ کے لئے کھولی جاتی ہے۔ ان اوقات میں طلبہ اپنی حاجت وضرورت اور شوق وذوق کے مطابق تقریری، تحریری، ادبی، صحافتی، فنی اور ثقافتی سرگرمیوں میں معاون کتب ورسائل کے مطالعہ کے ذریعہ علمی استعداد کوجلا بخشتے ہیں۔ نیز آپس میں چندہ کر کے مزید معلوماتی کتب ورسائل فراہم کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔

امتحان بورڈ کی تفصیل

دارالعلوم میں داخلہ سہ ماہی، ششماہی، نہ ماہی اور سالانہ امتحانات کے عمدہ نظم ونسق اوران سے متعلق دیگر امور کی صحیح انجام دہی کے لئے ناظم تعلیمات اور صدر المدرسین کی سربراہی پر مشتمل ایک ''امتحان بورڈ'' ہے جومقررہ قوانین وضوابط کے مطابق امتحان داخلہ اور دارالعلوم میں منعقد ہونے والے دیگر امتحانات کا اہتمام کرتا ہے۔ امتحان داخلہ کے علاوہ دارالعلوم میں چار امتحانات منعقد ہوتے ہیں جنکی تفصیل حسب ذیل ہے:

سہ ماہی امتحان

یہ ایک تحریری امتحان ہے جوتین مہینہ پر منعقد ہوتا ہے اس امتحان کا مقصد طلباء کی تعلیمی سرگرمیوں کا جائزہ لینا اور طلباء میں تعلیمی بیداری پیدا کرنا ہے۔ یہ امتحان ۲۰/نمبروں کا ہوتا ہے جوششماہی امتحان میں محسوب ہوجاتا ہے۔

ششماہی امتحان

یہ تحریری امتحان ماہ صفر کے آخری عشرہ میں منعقد ہوتا ہے جس کا مقصد چھ مہینہ کے اندر ہونے والی تعلیمی پیش رفت کا جائزہ لینا اور تعلیمی رفتار میں سرعت پیدا کرنا ہے۔ طلبہ کی تعلیمی صلاحیت اور صحیح پوزیشن متعین کرنے میں اس امتحان کوکلیدی رول حاصل ہے۔

نہ ماہی امتحان

یہ ایک تحریری امتحان ہے جو ۹/مہینہ پر منعقد ہوتا ہے اس امتحان کا مقصد طلبہ کی تعلیمی سرگرمیوں کا جائزہ لینا اور طلبہ میں مزید تعلیمی بیداری پیدا کرنا ہے۔ یہ امتحان ۲۰/نمبروں کا ہوتا ہے جوسالانہ امتحان میں محسوب ہوجاتا ہے۔

سالانہ امتحان

یہ امتحان تعلیمی سال کے اختتام پر اوائل شعبان المعظم میں معقد ہوتا ہے جوتحریری وتقریری دونوں طریقوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس امتحان میں کامیاب ہونے پر ہی طلبہ کواگلی جماعت میں ترقی دی جاتی ہے بصورت دیگر طالب علم کومشروط طور پر صرف ایک سال مزید اسی جماعت میں تعلیم حاصل کرنے کی رعایت دی جاتی ہے اگر اس سال ترقی حاصل کرلی توٹھیک ہے ورنہ دارالعلوم سے اخراج کردیا جاتا ہے۔

اسناد

سند فضیلت

یہ درس نظامی کی جماعت ثامنہ کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد دی جاتی ہے۔

سند عالمیت

یہ درس نظامی کی جماعت خامسہ کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد دی جاتی ہے۔

سند مولویت

یہ درس نظامی کی جماعت ثالثہ کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد دی جاتی ہے۔

سند تخصص فی الصرف

یہ سند درس نظامی میں دوسالہ ''صرف کورس'' مکمل کرنے کے بعد دی جاتی ہے۔

سند تحفیظ القرآن

یہ سند قرآن کریم کا حفظ مکمل کرنے کے بعد دی جاتی ہے۔

سند قرأت حفص

یہ سند قرأت بروایت حفص مکمل کرنے کے بعد دی جاتی ہے۔

سند قرأت سبعہ

یہ سند قرأت سبعہ کا دوسالہ کورس مکمل کرنے کے بعد دی جاتی ہے۔

اعزازات وانعامات

طلبہ کے علمی ذوق وشوق کو بڑھانے اور ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کے نفسیاتی جذبہ کو مزید پروان چڑھانے کے لئے ادارہ کی طرف سے کچھ تشجیعی انعامات رکھے گئے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱) ہادیٔ برحق ایوارڈ : سال اخیر یہ انعام اس لائق وفائق طالب علم کو دیا جاتا ہے جو دارالعلوم سطح پر امتیازی مقام (دارالعلوم ٹاپ) حاصل کرے

(۲) صدیق اکبر ایوارڈ : یہ انعام مجموعی امتحان میں تمام درجات کے اول پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم کو دیا جاتا ہے۔

(۳) فاروق اعظم ایوارڈ: یہ انعام مجموعی امتحان میں تمام درجات کے دوم پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم کو دیا جاتا ہے۔

(۴) مولیٰ علی ایوارڈ: یہ انعام مجموعی امتحان میں تمام درجات کے سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم کو دیا جاتا ہے۔

(۵) امام ابوحنیفہ ایوارڈ: یہ انعام ادارہ کی طرف سے مقررہ احادیث میں امتیازی مقام حاصل کرنے والے طالب علم کو دیا جاتا ہے۔

(۶) امام شافعی ایوارڈ : یہ انعام ایک نشست میں مکمل قرآن عظیم سنانے والے طلبہ کو دیا جاتا ہے۔

(۷) گنج شکر ایوارڈ : یہ انعام خصوصی صرف کورس کے کمپٹیشن میں کامیاب ہونے والی جماعت کو دیا جاتا ہے۔

(۸) صابر پاک ایوارڈ: یہ انعام دارالعلوم کے اس طالب علم کو دیا جاتا ہے جو کتب تصوف میں امتیازی مقام حاصل کرے۔

(۹) امام احمد رضا ایوارڈ : یہ انعام دارالعلوم قادریہ صابریہ برکات رضا میں ہونے والے مسابقہ ﴿تحریری، تقریری اور قرأت﴾ میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم کو دیا جاتا ہے۔

(۱۰) مفتی اعظم ایوارڈ : یہ انعام دارالعلوم قادریہ صابریہ برکات رضا میں ہونے والے مسابقہ ﴿تحریری، تقریری اور قرأت﴾ میں دوم پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم کو دیا جاتا ہے۔

(۱۱) تاج الشریعہ ایوارڈ : یہ انعام دارالعلوم قادریہ صابریہ برکات رضا میں ہونے والے مسابقہ ﴿تحریری، تقریری اور قرأت﴾ میں سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم کو دیا جاتا ہے۔

نظام تعلیم وتربیت

دارالعلوم قادریہ صابریہ برکات رضا میں طالبان علوم نبویہ کوعلوم ظاہری کے ساتھ ساتھ علوم باطنی اور اسلامی تہذیب وتمدن کے نور سے منور ومعطر کیا جاتا ہے۔ یہاں طلبہ کوزندگی گزارنے کامفہوم اور معاشرہ میں ایک کامیاب شہری بننے کے اسرار ورموز بھی سکھائے جاتے ہیں۔اس سلسلہ میں منتظمین دارالعلوم ہذا نے طلباء کو اسلامی اخلاق وآداب سے آراستہ پیراستہ کرنے کے لئے باقاعدہ اصول وضوابط مرتب کئے ہیں جن پر پابندی کے ساتھ طلباء کوعمل کرنالازم وضروری ہے۔خلاف ورزی کی صورت میں تادیبی کارروائی کی جاتی ہے:

(۱) نماز فجر سے ایک گھنٹہ قبل طلباء کو بیدار کردیا جاتا ہے تاکہ حوائج ضروریہ سے فارغ ہوکر شریک جماعت ہوں۔

(۲) اذان سنتے ہی سب کچھ بالائے طاق رکھ کر مسجد میں پہنچنا ضروری ہے۔

(۳) بعد نماز فجر کم از کم ۱۵ ؍منٹ طلباء کے لئے تلاوتِ قرآن لازم وضروری ہے۔

(۴) سنن ونوافل کی پابندی کرائی جاتی ہے۔

(۵) ترانہ دارالعلوم میں بلاناغہ سارے طلباء کی شرکت ضروری ہے۔اسے یقینی بنانے کیلئے گاہ بگاہ حاضری بھی لی جاتی ہے۔

(۶) طلباء سے بوقت تعلیم یونیفارم کا التزام کرایا جاتا ہے۔

(۷) دوران درس طلباء کو بلاضرورت رہائشی کمروں میں جانے کی اجازت نہیں ہے۔

(۸) اپنے لباس وبدن اور رہائشی کمروں کی صفائی ستھرائی پر طلباء کی توجہ خاص طور پر مبذول کرائی جاتی ہے۔

(۹) وضع وقطع اور اخلاق وکردار کا اسلامی طرز کے عین مطابق ہونا ضروری ہے۔

(۱۰) تمام طلبہ کوشائستہ،شستہ ومہذب کلام کے استعمال اور نازیبا وپھوہڑ قسم کے الفاظ سے اجتناب کی تلقین کی جاتی ہے۔

(۱۱) طلباء سے پڑھے ہوئے اسباق کی تکرار لازمی طور پر کرائی جاتی ہے اس سلسلہ میں اساتذہ طلباء کی ہر ممکن رہنمائی کرتے ہیں مزید ہر طالب علم پر ۱۱ ؍بجے شب تک مشغول مطالعہ رہنا لازمی ہے۔

(۱۲) طلباء کا قیمتی وقت تعلیم وتربیت کے علاوہ کسی غیر ضروری کام میں ضائع نہ ہواس لئے دارالعلوم ہذا دائمی طور پر طلبہ کے لئے سہولیات فراہم کرانے میں کوشاں رہتا ہے۔

(۱۳) بزم صابری کے تحت تمام بزموں میں ہفتہ وار تربیتی پروگراموں میں جمیع طلبہ کی شمولیت لازم ہے۔

(۱۴) خصوصا ہر مہینہ کی ۱۱ ؍تاریخ کے ذکرواذکار کی نورانی محفل میں تمام طلباء کا شریک ہونا لازم وضروری ہے۔

(۱۵) طلباء کی تعلیمی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے لئے سہ ماہی امتحان لیا جاتا ہے اوراس میں اچھی پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کوتشجیعی وترغیبی انعامات بھی دیئے جاتے ہیں۔

یونیفارم

طلبہ کے اندر اونچ نیچ اور امیر وغریب کا فرق مٹانے کی غرض سے دارالعلوم ہذا میں باضابطہ طور پر طلبہ کے لئے ''یونیفارم''یعنی ایک مخصوص لباس (جبہ اور عمامہ) متعین ہے،اس سے پیدا ہونے والی یکسانیت کے بعد طلبہ میں یہ امتیاز باقی نہیں رہ جاتا کہ کہ یہ''امیرزادا'' ہے یا''غریب زادہ''۔ بوقت تعلیم اور مخصوص محافل کے موقعہ پر ہر طالب علم کے لئے اس یونیفارم کوزیب تن کرنا لازم وضروری ہے۔

یونیفارم کا رنگ

دارالعلوم ہذا میں یونیفارم کے رنگ کا جوانتخاب کیا گیا ہے وہ''براؤن کلر'' کا جبہ اور صابری رنگ ارگوانی (نارنگی) کلر کا عمامہ ہے (جبہ گول کالر کھلی ہوئی آستین اور سامنے سے بند ہونا چاہئے جبکہ عمامہ کم ازکم ساڑھے تین میٹر کا ہونا چاہئے)

دارالعلوم قادریہ صابریہ برکات رضاٹرسٹ

دارالعلوم قادریہ صابریہ برکات رضا ٹرسٹ بفیض مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر ٹرسٹ رجسٹرڈ اتراکھنڈ (ہند) وسٹیزن ایجوکیشنل اینڈ ویل فیئر چیریٹی ٹرسٹ رجسٹرڈ ممبئی کے زیر اہتمام اپنی تعمیری و تعلیمی منزلیں نہایت کامیابی کے ساتھ طے کر رہا ہے۔ دارالعلوم میں تعلیم وتعمیر کے علاوہ طلباء کے قیام وطعام کا انتظام وانصرام ٹرسٹ ہی کے ذریعہ ہوتا ہے ٹرسٹ کے تمام ممبران وذمہ داران حضرات وقتاً فوقتاً جامعہ کی جملہ کارکردگی کا جائزہ لینے کے علاوہ باہم مشورہ کے بعد آئندہ کے تعلیمی وتعمیری منصوبوں کی تکمیل کیلئے لائحہ عمل مرتب کرتے ہیں۔ ٹرسٹ کی سالانہ میٹنگ عموماً عرس صابر پاک کے حسین موقع پر دارالعلوم ہذا کے میٹنگ ہال میں حضور سربراہ اعلیٰ کی سرپرستی میں منعقد ہوتی ہے جسمیں ٹرسٹ کے جملہ ممبران لازمی طور پر شریک ہوتے ہیں اسی میٹنگ میں سالانہ سرگرمی اور آمدو خرچ کا گوشوارا اور آنے والے سال کا بجٹ پیش کیا جاتا ہے نیز منصوبوں کی تکمیل کیلئے مرحلے کا تعین کیا جاتا ہے۔

مستقبل کے عزائم

(۱) تعمیر مسجد
(۲) دارالتصوف
(۳) جدید عربی تکلم
(۴) ٹیچر ٹریننگ سینٹر
(۵) ماڈرن انگلش اسپیکنگ کورس
(۶) امامت کورس
(۷) N.I.O.U.S سے آفلیٹید
(۸) ہائی اسکول اور آئی ٹی آئی مثلاً ﴿الیکٹرانک ڈپلومہ﴾
Home Appliances Diploma
(۹) کلیۃ البنات
(۱۰) دارالعلوم ہذا کی شاخیں
(۱۱) ڈرائیونگ لرننگ کورس
(۱۲) منیجمنٹ ڈپلومہ کورس

حیات صابر پاک رضی اللہ عنہ

ولادت باسعادت: بادشاہ دوجہاں، ختم اللہ الارواح، قطب الاقطاب، سیدنا شیخ مخدوم علاء الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ صحیح النسب سید ہیں۔ آپ کے والد گرامی حضرت سید عبدالرحیم بن عبدالسلام اور والدہ محترمہ ہاجرہ بنت جمال الدین عرف جمیلہ خاتون ہیں، آپ کا سلسلہ نسب پدری حضرت سیدنا حسن مجتبیٰ بن علی اور سلسلہ نسب مادری حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے ملتاہے، آپ کی ولادت باسعادت ۱۹ ربیع الاول ۵۹۲ھ بروز جمعرات بوقت نماز تہجد ہوئی لیکن آپ کی جائے پیدائش کے متعلق مؤرخین کا اختلاف ہے، تاہم مصنف کتاب ''السالکین'' کا کہنا ہے کہ آپ کی ولادت مبارکہ نانیہال یعنی علاقہ دیپال میں واقع قصبہ ''کھوتوال''، ضلع ملتان میں ہوئی۔

بشارتیں: قبل از ولادت حضور اقدس ﷺ اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی والدہ ماجدہ کو خواب میں بشارت دی کہ پیدا ہونے والا فرزندار جمند کا نام ''علی احمد'' رکھنا، بعد ولادت ایک بلند پایہ بزرگ نے آپ کے والد سے فرمایا کہ آگے چل کر یہ بچہ ''علاؤالدین'' کے نام سے مشہور ہوگا اور ایسا ہی ہوا۔

احوال ولادت: دایہ بصری بنت ہاشم کا بیان ہے کہ جس وقت آپ کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ کے جسم منور کو ہاتھ لگانے کی میری ہمت نہیں پڑ رہی تھی جب میں نے آپ کو غسل کرانے کا ارادہ کیا تو میرے ہاتھ کانپنے لگے۔ یہ دیکھ کر آپ کی والدہ ماجدہ نے مجھ سے فرمایا کہ پہلے وضو کر لو پھر جسم کو ہاتھ لگاؤ چنانچہ میں نے وضو کر کے غسل کرایا۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک نور دیکھا جو میرے نور نظر کی پیشانی کا بوسہ لیکر واپس ہورہا تھا۔

ایام رضاعت: ولادت کے بعد آپ کا یہ معمول تھا کہ ایک دن دودھ نوش فرماتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور دوسال مکمل ہونے کے بعد تیسرے سال کے اوائل میں آپ نے خود بخود شیر مادر پینا چھوڑ دیا اور دو یا تین دن کا ناغہ کرکے صرف اس قدر کھانا کھاتے جس سے زندگی کی رمق باقی رہے۔ آپ کلمہ طیبہ کا بکثرت ورد فرمایا کرتے، کبھی کبھی بسبب کثرت ورد آپ پر ایک خاص کیفیت طاری ہوجاتی۔ جب رات کو سوتے تو نیند کی حالت میں آپ کی زبان اقدس سے بے ساختہ لفظ ''اللہ'' جاری ہوجاتا اور اس وقت آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ سرخ پڑ جاتا کچھ لمحہ آپ اسی حال پر رہتے اور اگر اس حالت میں کوئی شخص آپ کے جسم مبارک پر ہاتھ لگاتا تو وہ اپنے بدن میں سوزش آتش اس قدر محسوس کرتا کہ بے قرار و بے چین ہوجاتا، جب آپ بیدار ہوتے تو ''الحمد للہ'' کہتے۔ بعد میں کوئی شخص اس آواز کے بارے میں پوچھتا تو آپ اس کا جواب نہ دیکر فقط مسکرا دیتے۔

غیبی آوازوں کا سنائی دینا: آپ نے سات سال کی عمر شریف میں ہی خشوع وخضوع کے ساتھ نماز کی پابندی شروع کردی تھی جبکہ عام طور پر اس عمر میں بچے نماز سے غافل رہتے ہیں، یہیں تک محدود نہیں بلکہ سات سال کی عمر شریف میں آپ تہجد کی نماز ادا فرمانے لگے۔ اکثر بعد نماز تہجد آپ کے حجرۂ مقدسہ میں حیرت انگیز غیبی صدا ظہور اللہ سنائی دیتی (کلمہ "ظهور الله "بزرگوں کے کلمات متشابہات میں شمار ہوتا ہے یہ لفظ دعائے حیدری میں بھی مذکور ہے) ہمہ وقت شریعت مطہرہ کا پاس ولحاظ رکھتے، کسی بھی وقت عبادت الٰہی سے غافل نہیں رہتے۔

تعلیم وتربیت: آپ بچپن ہی سے خداداد ذہانت وفطانت اور صلاحیت ولیاقت کے مالک تھے جب کسی سبق کو ایک بار یاد کر لیتے تو کبھی نہ بھولتے اور نہ دہراتے، آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد کے زیر سایہ رہ کر شہر "ہرات" میں حاصل کی۔ چند مہینہ گزرے ہی تھے کہ والد محترم کا سایہ سر سے اٹھ گیا والد ماجد کے وصال کے بعد والدہ نے آپ کی تعلیم وتربیت پر مکمل توجہ مرکوز کی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ نے قرآن مجید اور ابتدائی عربی وفارسی کی کتابیں پڑھ لیں۔ اعلیٰ تعلیم وتربیت کے لئے آپ کی والدہ ماجدہ نے شیخ ابو القاسم گرگامی سے مشورہ کیا تو انہوں نے مشورہ دیا کہ آپ اپنے بھائی حضرت شیخ الاسلام بابا فرید الدین گنج شکر کی خدمت میں سپرد کردیں تا کہ آپ علوم ظاہری اور باطنی دونوں سے آراستہ وپیراستہ ہوجائیں۔ لہٰذا والدہ ماجدہ ۲۵/شعبان المعظم ۶۰۰ھ بوقت عصر آپ کو لیکر "اجودھن" پہنچیں اور بھائی کے سپرد کردیا۔ بابا فرید گنج شکر نے اپنی بہن کا شکریہ ادا کیا اور فرزند "علی احمد صابر" کی ولایت کے اعلان کے ساتھ خیر مقدم کرتے ہوئے فرمایا ان شاء اللہ میں اسے علوم ظاہری وباطنی سے حتی الامکان بہرہ ور کروں گا۔ باباصاحب نے سرکار مخدوم پاک کو اپنے زیر سایہ رکھ کر عربی فارسی کی مزید تعلیم دی اور تین سال کے عرصہ میں حدیث، تفسیر، فقہ اور اصول فقہ وغیرہ تمام علوم وفنون کی تکمیل کرادی۔ باباصاحب اکثر وبیشتر فرمایا کرتے علی احمد نے تین سال میں جتنا علم حاصل کرلیا دوسرے بچے چھ سال میں بھی حاصل نہیں کرسکتے۔

عبادت وریاضت: آپ کے مجاہدہ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ بارہ سال تک تقسیم لنگر کا فریضہ انجام دیتے رہے اور لنگر کا ایک دانہ بھی منہ میں نہ ڈالا کیونکہ آپ کو صراحتہً کھانے کی اجازت نہ تھی، کثرت عبادت وریاضت کے سبب آپ کا جسم نحیف وناتواں ہوگیا۔ جب بغیر کھائے پیے دو تین دن گزر جاتے اور بھوک کی شدت برداشت سے باہر ہوجاتی تو جنگلوں میں جا کر پھل، پھول اور پتے کھا کر بھوک مٹاتے جو کسی کی ذاتی ملکیت نہ ہوتی تھی اور پھر تقسیم لنگر میں لگ جاتے۔ یہ سلسلہ یونہی ۱۲/سال تک چلتا رہا جس کے سبب جسم اطہر پر آثارِ استخواں ظاہر ہوگئے یہ حال دیکھ کر بابا صاحب آپ سے بولے، بیٹا علاؤالدین! تم صرف کھانا ہی تقسیم کرتے ہو یا کچھ کھاتے بھی ہو؟ آپ نے جواب میں فرمایا: بندہ کو کیا مجال کہ بغیر اجازت کے ایک لقمہ بھی منہ میں ڈالے تو اس وقت باباصاحب نے آپ کو اپنے گلے سے لگا کر فرط محبت میں فرمایا میرا علی احمد "صابر" ہے بس اسی روز سے آپ کا لقب "صابر" ہوگیا۔

روحانی تربیت: معرفتِ حقیقت وطریقت سے سرشار کرنے کے لئے حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں شیخ سیف الدین عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر ۲۵/شوال ۶۰۳ھ بروز جمعرات بعد نماز عصر آپ کو اپنے دست حق پرست پر سلسلہ چشتیہ میں بیعت فرما کر تمام اسرار ورموز باطنہ سے نوازا اور سینہ اقدس کو انوار اسرار ومعرفت سے منور فرما کر سلوک ومعرفت کے اعلیٰ درجہ پر فائز کردیا۔

نکاح: جب آپ کی عمر ۲۲/سال ہوئی تو ہر ماں کی طرح آپ کی والدہ ماجدہ کو بھی آپ کی شادی کی فکر ہوئی پس آپ نے سوچا کیوں نہ اپنے بیٹے کی شادی بھائی بابا فرید کی بیٹی سے کردی جائے چنانچہ والدہ کے اصرار پر ۲۱/شوال المکرم ۶۱۳ھ بروز بدھ بعد نماز عصر ماموں کی صاحبزادی "بی بی شریفہ" سے آپ کا نکاح ہوا، رات میں دلہن جب آپ کے حجرہ میں بھیجی گئی تو اس وقت آپ مراقبہ میں تھے اور زوجہ (بی بی شریفہ) حجرہ میں دست بستہ کھڑی رہیں جب آپ نے مراقبہ سے سر اٹھایا تو پوچھا تم کون ہو؟ کیوں کھڑی ہو؟ زوجہ نے جواب دیا میں آپ کی بیوی ہوں اور خدمت گزاری کے لئے حاضر ہوئی ہوں۔ آپ نے جلال میں آکر فرمایا "اللہ وحدہ لاشریک ہے اس کی کوئی بیوی نہیں اور میں اس کا بندہ ہوں" یہ فرما کر آپ پھر مراقبہ میں مشغول ہوگئے، ادھر انوارِ جلالِ الٰہی کا نزول ہوا جسے آپ برداشت نہ کرسکیں، بیہوش ہوکر گر پڑیں اور اسی حال میں آپ کا انتقال ہوگیا۔

آمد کلیر اور صدور کرامات: آپ کی عمر مبارک کے ۵۵/ویں سال میں حضرت گنج شکر نے مخدوم صابر پاک کو ۱۵/ذی الحجہ ۶۵۲ھ میں علیم اللہ ابدال کے ساتھ جانب کلیر روانہ فرمایا اور یہاں آکر آپ دعوت وتبلیغ کا کام بحسن وخوبی انجام دیتے رہے اور آپ سے انہیں ایام میں بہت سارے خوارقِ عادات افعال اور کرامات صادر ہوئیں۔ جن کے بیان کے لئے ایک دفتر درکار ہے جیسے کلیر شریف میں زلزلہ آنا، گم شدہ بکری کا مل جانا، کلیر میں آتش زدگی کا ہونا، جامع مسجد کلیر کا زمین بوس ہونا اور فنا وبقا کا مفہوم سمجھانا وغیرہ۔

وصال مبارک: رشد وہدایت کا یہ آفتاب وماہتاب ۱۰۲/سال تک زمین پر نیر تاباں بنکر نور ایمان وایقان کی روشنی بکھیرتا ہوا ۱۳/ربیع الاول ۶۹۰ھ بروز جمعرات غروب ہوگیا۔ آپ کے وصال کی تاریخ "مخدوم" کے عدد ۶۹۰/ سے نکلتی ہے۔ آپ کی آخری آرام گاہ سرزمین کلیر شریف ہے جو ضلع ہریدوار اترا کھنڈ (ہند) میں واقع ہے اور آپ کا روضہ اطہر مرجع عوام وخواص ہے۔

از قلم: مولانا محمد منصور عالم رضوی مصباحی
خادم التدریس دارالعلوم ہذا

مصادر ومراجع

(۱) حقیقت گلزار صابری — مصنف علامہ حسن چشتی صابری مکتبہ جام نور
(۲) تذکرہ علی احمد صابری — مصنف علامہ عالم فقری مکتبہ رضوی کتاب گھر
(۳) سلطان الاولیاء — مرتب مولانا شہادت اللہ خان ناشر انجمن محبان صابر

والحمد للہ رب العالمین

کلیر شریف کی زیارت گاھیں

کونین کے چپے چپے پر ہیں ان کے غلاموں کے مسکن
بٹتی ہے جہاں میں ہر در سے خیرات مدینے والے کی

(علامہ ادیب لکھن پوری علیہ الرحمہ)

کفروشرک کی گھٹاٹوپ تاریکیوں اور ضلالت وگمراہی کی سیاہ بدلیوں میں بھٹکتے ہوئے انسانوں کونور ایمان عطا کرنے اور راہ ہدایت پر گامزن کرنے، ظلم وطغیان کے سیلاب میں غرقاب انسانیت کو عدل وانصاف کے ساحل پر پہنچانے، قادر مطلق کی قدرت سے ناآشنا انسانیت کو روشناس کرانے، مقصد حیات وممات اور مقصد تخلیق کی یاد ہانی کے لئے اس روئے زمین پر بے شمار خاصان خدا مثل آفتاب ومہتاب تشریف لائے اور اپنی گوناگوں صلاحیتوں کے ذریعہ کفروشرک کی وادیوں میں بھٹک رہے انسانوں کو عرفان الٰہی کا جام پلایا، صراط مستقیم پر دائمی استقلال بخشا۔ انہیں خاصان خدا میں کلیر شریف کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے شرف بخشنے والی کچھ نفوس قدسیہ ہیں جن میں بالخصوص مرجع خلائق مظہر تجلیات ربانی سلطان الاولیاء حضرت سیدنا مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر کلیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

کلیر شریف

کلیر شریف صوبہ اتراکھنڈ (ہند) کا ایک چھوٹا قصبہ ہے لیکن اہل ایمان کے لئے یہ سرزمین مقدس ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہے، جغرافیائی اور دنیوی نقطہ نظر سے بھی یہ مقدس سرزمین اس علاقہ کے لئے چکی کی اس کیل (قطب) کی مانند نظر آتی ہے جس پہ چکی کے دونوں پاٹ متوازن صورت میں گردش کرتے نظر آتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے جہاں اس چھوٹے سے خطہ کو جلال صابری کے ذریعہ اہل دنیا پر رعب ودبدبہ عطا کیا ہے وہیں پر اہل قلب ونظر کے لئے روحانیت کا منبع وسرچشمہ اور مرکز بنادیا ہے۔ چاروں طرف ہریالی، ہرے بھرے درخت، باغات، نہروں اور تالابوں سے گھرا ہوا یہ کلیر شریف زائرین کرام کے لئے ظاہری فرحت وانبساط عطا کرنے والے سیاحت گاہوں کا احساس بھی دلاتا ہوا نظر آتا ہے۔ مشرقی سمت میں قریبی بڑا شہر ''بجنور'' (۱۰۰ر کلومیٹر) مغربی سمت میں ''سہارنپور'' (۵۰ر کلومیٹر) سمت شمال میں ''ہریدوار'' (۲۵ر کلومیٹر) اور سمت جنوب میں ''روڑکی'' (۷ر کلومیٹر) واقع ہے۔

بذریعہ ٹرین کلیر شریف پہنچنے کا ڈائیریکشن

اگر آپ بذریعہ ٹرین آنا چاہتے ہیں تو آپ کے لئے روڑکی اور ہریدوار ریلوے اسٹیشن ہی سب سے قریب ہے اور انہیں دونوں اسٹیشنوں میں سے کسی ایک پر اترنا ہوگا۔

اگر آپ روڑکی ریلوے اسٹیشن پہنچ چکے ہیں تو پھر اب آپ کو بالکل پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ اسٹیشن سے جیسے ہی باہر آئیں گے کلیر شریف کے لئے آپ کو گاڑیاں کھڑی ملیں گی، اگر کسی وجہ سے یہاں پر آپ کو گاڑی نہیں مل رہی ہے تو وہاں پر اپنا وقت ضائع مت کیجئے بلکہ وہاں سے آپ بذریعہ رکشہ ''کلیر پل'' (کلیر روڈ) آجایئے ان شاء اللہ سواری مل جائیگی۔

وہاں سے آپ کلیر شریف چوراہے پر پہنچ کر تقریباً ۵۰۰ر میٹر چل کر بائیں مڑ جایئے اب آپ صدر دروازہ یا پہاڑی گیٹ کے سامنے ہونگے۔

کلیر شریف اور اطراف کلیر شریف کی زیارت گاہوں کی رہنمائی

(۱) بارگاہ حضور سیدنا صابر پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ:

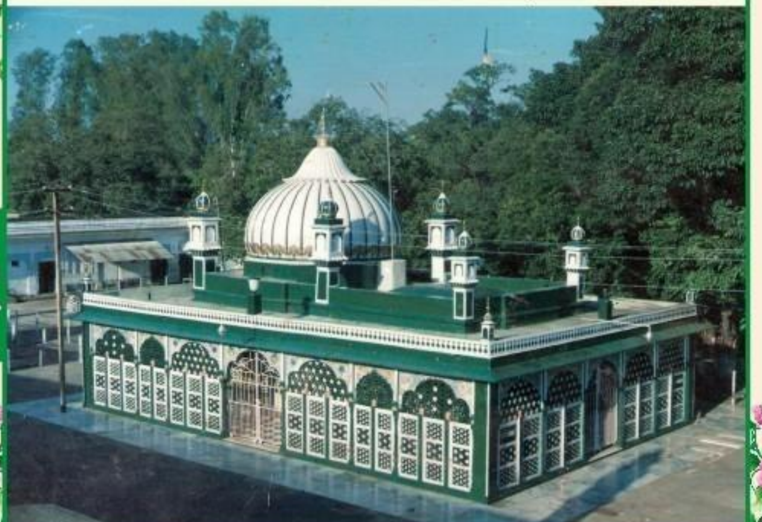

بارگاہ حضرت سیدنا امام ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ: (المعروف درگاہ امام صاحب) سرکار صابر پاک سے پورب سمت واقع نہر پل عبور کر کے جانب شمال اجمیری گیٹ کے قریب مرجع خلائق ہے۔

بارگاہ حضور سیدنا حیدر علی شاہ المعروف بہ "کلکلی شاہ" رحمۃ اللہ علیہ: ہریدوار سے آنے والے زائرین رحمت پور چوراہا پہنچ کر "پنڈی روڈ" جو کہ "کلکلی شاہ روڈ" سے مشہور ہے کو معلوم کر لیں اور پیدل یا رکشہ یا یکہ لے لیں اور بارگاہ کلکلی شاہ میں باریابی سے مشرف ہوں، "روڑکی" یا "بھگوان پور روڈ" سے آنے والے زائرین کے لئے آپ کا یہ روضہ مقدسہ سرکار صابر پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سمت پورب چل کر کلیر چوراہا پر بنے نہر پل کو پار کر کے جانب جنوب میں واقع ہے۔

بارگاہ حضور سیدنا مردان علی شاہ المعروف بہ "پیر غیب علی شاہ" رحمۃ اللہ علیہ:
بارگاہ سرکار صابر پاک سے پورب سمت بمقام نہر کنارہ پیران کلیر شریف میں واقع ہے۔

بارگاہ حضور سیدنا ابدال شاہ رحمۃ اللہ علیہ: بارگاہ صابر پاک کے "پہاڑی گیٹ" سے ہوتے ہوئے شمال جانب چار مینار گیسٹ ہاؤس کے قریب واقع ہے۔

محمد عارف منظری کانپوری
فاضل جامعہ ازہر، مصر شعبہ: حدیث شریف

دارالعلوم قادریہ صابریہ برکات رضا

☆☆تاریخ و خدمات☆☆

میں تنہا کام کے قابل کہاں ہوں تم اگر چاہو　　جہاں میں اک جہان نو ہو پیدا ہو جو ہاں صابر

(مولانا غلام نبی نوری)

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم: کلیر شریف صوبہ اتراکھنڈ (ہند) کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے لیکن ہمیشہ سے یہ سرزمین مقدس تشنگان علم وادب اور طالبان حقیقت ومعرفت کے لئے ماویٰ وملجا اور قبلہ رہی ہے۔ ہتھائے انقلابات زمانہ مصلحین ومربیین تشریف لاتے رہے اور کفر وشرک، ضلالت وگمراہی کے دلدل میں بھٹک رہے انسانوں کو رشد وہدایت کے ساحل سے ہمکنار کرتے رہے۔ ایک وقت ایسا آیا جب لوگ فسق وفجور کی بدلیوں میں اور کفر وشرک کے دلدل میں ڈوبنے لگے اور انسانیت، جبر وتشدد اور ظلم وزیادتی سے کراہنے لگی تو ان کی اصلاح کے لئے قطب الاقطاب، فرید الملۃ والدین حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے چہیتے خلیفہ، مرید سلطان الاولیاء ختم اللہ الارواح حضرت سیدنا مخدوم علاؤالدین علی احمد صابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو والی کلیر شریف بنا کر روانہ فرمایا۔ کلیر شریف پہنچ کر آپ نے ان کی ہدایت اور اصلاح کا کام شروع کر دیا مگر گمراہی اور غرور وتکبر کے دلدل میں پھنسے لوگوں نے آپ کی نصیحت کو قبول کرنے کے بجائے آپ سے بداخلاقی اور گستاخانہ کردار کا مظاہرہ کیا المختصر قہر مخدومی آگ کی لپٹوں کی شکل میں ظاہر ہوا اور جو بھی اس کی زد میں آیا جل کر خاکستر ہو گیا اور حضور سرکار صابر پاک رضی اللہ عنہ پر جلال کی کیفیت طاری رہی پھر ایک عرصہ دراز کے بعد لوگوں کی آمد ورفت شروع ہوئی اور لوگ آپ کی بارگاہ سے مستفیض ہونے لگے، قرب وجوار کے لوگ اپنے اسلاف اور بزرگوں کے طریقوں پر اپنا نذرانہ عقیدت پیش کرتے رہے، سلسلہ کا عروج ہوا پورا علاقہ صابری رنگ میں نظر آنے لگا، ہر طرف گلشن اسلام کی کلی مہک رہی تھی کہ دشمن اسلام کی بری نظر اس باغ کو لگی اور بڑی ہی مکاری اور چالبازی سے پورے ملک کو بدعقیدگی کی فضا سے مسموم کرنے کی ناپاک کوشش کرنے لگے، گرگٹی فطرت وطبیعت کے جامع، نانہجار بدعقیدوں نے صابری لبادے کی آڑ میں لوگوں کو بدعقیدگی کے تعفن کا دلدادہ بنانا شروع کر دیا، نماز اور روزہ کی دعوت کی آڑ لیکر بے شمار سنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کو اپنے دام فریب میں پھنسا لیا، حالات بدلتے رہے، علمائے اہل سنت ان کو ہر مقام پر شکست دیتے رہے لیکن جو فضا تھی وہ مسموم ہو چکی تھی کچھ اپنوں کی کمی سے حالات بہت خراب ہو گئے، اطراف کے ہر چہار جانب ان کے مکاتب ومدارس نے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا، علمائے اہل سنت کا اس طرف سے گزر ہوتا تو حالات کو دیکھ کر صابر پاک رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں فریاد کرتے اور اپنے دل کی بے چینی وبے قراری کا اظہار کرتے کہ کاش کوئی مرد حق ہوتا جو اس دیار میں اہل سنت وجماعت کا کوئی معیاری ادارہ قائم کرتا، تاجدار اہل سنت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمہ سرکار صابر پاک کی بارگاہ میں بغرض زیارت تشریف لائے، رات بھر بارگاہ صابر پاک

میں قیام فرمایا، راز ونیاز میں مصروف رہے پھر صابر پاک کی شان میں ایک درد بھری منقبت تحریر فرمائی، اور وقت رخصت اپنے خادم خاص سے فرمایا کاش کوئی بندۂ خدا آتا اور اس مقدس بارگاہ میں دینی ادارہ کھولتا جس سے مسلک حق کو تقویت ملتی۔ مناظرۂ اہل سنت، رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ بھی تشریف لائے۔ حالات کا جائزہ لیا ہر چند کوشش کی مگر کوئی ساتھ دینے والا وفادار نہ ملا، بالآخر وہ بھی اپنے دل میں درد سنیت لئے ہر وقت دعا گو اور کوشاں رہتے، اسی اثنا میں مولانا غلام نبی نوری صاحب ممبئی سے بغرض زیارت سلطان الہند، عطائے رسول حضور سیدنا خواجہ غریب نواز کی بارگاہ مقدسہ میں حاضر ہوتے ہیں یکا یک دل میں خیال پیدا ہوتا ہے کہ قریب میں صابر پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ ہے وہاں بھی حاضری کی سعادت حاصل کرلوں اور کلیر شریف کے لئے روانہ ہو گئے، بارگاہ صابر پاک میں ایسی کشش پیدا ہوئی کہ بے ارادہ مسلسل تین ماہ قیام فرمایا، اسی درمیان صوفی عبدالرحمٰن عرف سلطان میاں سے ملاقات ہوئی، پورے علاقہ کا دورہ فرمایا دور دور تک مسلک اہل سنت کا ادارہ نہ دیکھ کر بہت ہی رنج وملال ہوا اور دل ہی دل میں پختہ ارادہ فرما لیا کہ اس دیار مقدس میں ایک ادارہ قائم کرنا ہے جس سے مسلک حق کی اشاعت ہو سکے، دل میں ارادہ لیکر ممبئی پہنچے، لائحہ عمل تیار کیا، کچھ اپنے احباب خاص سے مشورہ کیا وہ لوگ بھی تیار ہو گئے رات ودن محنت ومشقت کرتے رہے بالآخر وہ گھڑی آ گئی جس کا انتظار تھا، بارگاہ صابر پاک کا فیض لوگوں نے مشاہدہ کیا اہل سنت کے ایک مضبوط قلعہ کی سنگ بنیاد مؤرخہ ۵/مارچ ۲۰۰۰ء بروز اتوار بمطابق ۲۹/ذی القعدہ ۱۴۲۰ھ کو اکابر علمائے اہل سنت کے ہاتھوں رکھا گیا اس وقت موجود علمائے اہل سنت کی آنکھیں بھر آئیں شیر اہل سنت حضرت علامہ غلام نبی نوری کو سینہ سے لگایا دل کھول کر دعائیں دی، مناظرۂ اہل سنت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ نے برجستہ فرمایا آپ نے ایک بے مثال کارنامہ انجام دیا، علمائے اہل سنت پر ایک قرض تھا جو آپ نے اتار دیا، اگر میرے پاس اتنے زر ہوتے تو میں آپ کو سونے سے تول دیتا، اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت وقوت دے اور صابر پاک اپنی پناہ میں رکھیں۔ دن گزرتے گئے شب وروز اہل سنت کے اس قلعہ کا تعمیری کام ہونے لگا یہ منظر دیکھ دیوبندیوں، وہابیوں کے سینوں پر سانپ لوٹنے لگا ان کے سینوں پر اہل سنت کی میخ بنام "دارالعلوم قادریہ صابریہ برکات رضا" گڑ گئی، ہر چہار جانب شور بپا ہوا ہائے! یہ کیا ہوا؟ گھبراہٹ اور بے چینی میں طرح طرح کے روڑے اٹکانے لگے، بیشمار لوگوں کو ناحق دشمنی پر ابھار کر طرح طرح سے پریشان کرنے لگے کہیں سے جان سے مارنے کی دھمکیاں آنے لگیں کئی مرتبہ دشمنوں نے بندوق کی نوک پر رات بھر کمرہ میں بند رکھا لوٹ مار مچائی، مگر واہ رے قسمت!

ع　　ہمت مرداں مدد ے خدا

ہر حال میں صابر وشاکر رہے، صابر پاک کا فیض ہر جگہ ہر مقام پر آپ کے ساتھ رہا، دشمن بال بیکا نہ کر سکے، ان کے سینوں میں دھواں سلگتا رہا اور اہل سنت کا یہ عظیم قلعہ آپ کی سرپرستی میں پروان چڑھتا رہا اور آج یہ پرشکوہ عمارتیں، یہ ہرا بھرا سرسبز وشاداب باغ ایمان وعقیدہ کے گوہر لٹاتا ہوا نظر آ رہا ہے، ہر سال سینکڑوں تشنگان علوم نبویہ اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔

اے اللہ اپنی راہ میں خرچ کرنے والا دل عطا کر: تاریخ شاہد ہے کہ شعبہ زندگی کے کسی بھی محاذ کو سر کرنے یا کسی تحریک و تنظیم کو ترقی اور کامیابی حاصل کرنے کے پیچھے کسی نہ کسی کا ہاتھ ضرور رہا ہے اسی آپسی تعاون پر ترغیب وتشویق کے تحت اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے ''**وتعاونوا علی البر والتقویٰ**'' پ۶ رسورۃ: المائدہ، آیت: ۲ ترجمہ: اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔

لہٰذا ان مخلصین ومحبین کا تذکرہ قارئین کی معلومات کیلئے مناسب ہوگا جن کے پر خلوص عزم وتعاون کی بنا پر دارالعلوم ہذا نے بڑی مختصر مدت میں قابل داد ترقی وکامیابی حاصل کی، جن میں سرفہرست عالی جناب الحاج محمد نعیم احمد رضوی روکاڈیہ (مرحوم) ہیں جو اگر ایک طرف حق دوستی ادا کرنے میں بے مثال نظر آتے ہیں تو وہیں دوسری طرف دین وسنیت کا درد رکھنے اور آخرت کی طلب میں سچے متلاشی نظر آتے ہیں، آپ نے بدعقیدگی کی فضا اور دشمنوں کے نرغے میں عقیدۂ صحیحہ کی نشر واشاعت کی خاطر اس ابلاغی سینٹر کے قیام وبقا کیلئے بے پناہ قربانیاں دی ہیں، اللہ رب العزت نے جہاں آپ کو دنیوی دولت عطا کی وہیں مجاہدانہ ہمت وحوصلہ اور راہ خدا میں خرچ کرنے والا دل بھی عطا کیا۔ حضور سربراہ اعلیٰ کے دوش بدوش رہ کر جہاں قوت وبازو بنے رہے وہیں ہر موڑ اور ہر گام پر سینہ سپر ہو کر ڈھال بھی بنے نظر آئے۔

آپ ہی کے طرز زندگی وبندگی، خیر خواہی، خداترسی اور خدمت گزاری کی انمول مثال آپ کے برادر عزیز عالی جناب الحاج سہیل احمد رضوی روکاڈیہ ہیں جنہوں نے آپ کی حیات میں اور بعد انتقال بھی اس بار عظیم کو اپنے سر لیا ہے اور بحسن وخوبی ادارۂ ہذا کی خدمت انجام دے رہے ہیں اور آپ کی مشعل کو اب تک روشن کئے ہوئے ہیں۔ دارالعلوم ہذا کی ترقی، کامیابی اور استحکام کو اپنی زندگی کا ایک اہم مقصد بنالیا اور آج یہ دارالعلوم کامیابیوں کی منزل کو طے کرتا ہوا مستقبل کے سفر پر گامزن ہے۔

بڑی ہی ناسپاسی ہوگی اگر ابتدائی دور کے اساتذہ وطلباء اور ادارہ ہذا کے معاونین بالخصوص جناب اویس ہیرا، محمد معین ہیرا، محمد انیس برکاتی، محمد علی بیجال، محمد صابر نربان، محمد عمران ملکانی وغیرہ معاونین ومحبین کا تذکرہ وشکریہ ادا نہ کیا جائے کہ اس گلشن اہل سنت کی خیر خواہی اور باغ بانی میں ان کی ناقابل فراموش قربانیاں شامل ہیں اور ان شاء اللہ ہمیشہ رہیں گی۔

اللہ تعالیٰ اس ادارہ کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا کرے اور دشمنوں کی نظر بد سے اس کی حفاظت فرمائے، حضور سربراہ اعلیٰ مولانا غلام نبی نوری کے سر پر یونہی صابری فیوض وبرکات کے بادل برستے رہیں، اللہ تعالیٰ صحت وعافیت کے ساتھ آپ کی عمر دراز فرمائے اور ہم سب کو بھی دین حق کی تبلیغ واشاعت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

قاری محمد اسماعیل رضا صابری برکاتی
نائب ناظم الامور دارالعلوم ہذا

تعطیلات

موقع	تاریخ	ایام
یوم عاشورہ	۱۰ رمحرم الحرام	۱ دن
عرس رضوی	۲۵ / تا ۲۶	۲ دن
عرس صابر پاک	۱۳ رربیع الاول شریف	۱ دن
عید میلادالنبی ﷺ	۱۵ تا ۲۴ ربیع الاول شریف	۱۰ دن
گیارہویں شریف	۱۱ رربیع الآخر	۱ دن
عرس خواجہ خواجگان	۶ ررجب المرجب	۱ دن
شب معراج	۲۷ ررجب المرجب	۱ دن
شب برأت	۱۵/۱۴	۲ دن
تعطیل کلاں	۱۶ رشعبان المعظم تا ۸ رشوال المکرم	۵۲ دن
عیدالاضحیٰ	۸ تا ۱۴ ذی الحجہ	۷ دن
یوم جمہوریہ	۲۶ رجنوری	۱ دن
یوم آزادی	۱۵ راگست	۱ دن

نوٹ: اس کے علاوہ دیگر اکابر اہلِ سنت کے اعراس کے مواقع پر قرآنی خوانی اور ایصال ثواب کا اہتمام ہوتا ہے۔